

نہیں بڑھادیں گے؟ کیا اس طرح سے سودی لین دین کا بند کرنا عملیہ سود نہ ہو جائے گا؟  
جواب۔ اگر غیر ملکی تاجروں کی ذمہ داریوں کی ادائیگی کا یقینی اور قابل اعتماد انتظام ہو جائے  
تو غالباً وہ اپنے مال کی قیمتیں نہیں بڑھائیں گے۔ لیکن بالفرض اگر قیمتوں میں کچھ اضافہ بھی ہو جائے تب بھی  
ہماری تجارت حرام کی آلائش سے محفوظ ہو جائے گی اور یہ حقیقت خسارے کا نہیں بلکہ بڑے نفع کا سوا  
ہے۔ علاوہ ازیں ہماری معاشی زندگی میں اسلامی انقلاب دنیا بھر کے لیے سبق آموز ثابت ہوگا ہماری عملی  
مثال سے انشاء اللہ تمام قومیں اس بات کی قائل ہو جائیں گی کہ سود نہ جائز ہے اور نہ ناگزیر ہے۔

سوال۔ موجودہ بیرونی تجارت میں ایک عملی وقت یہ بھی ہے کہ اس کے لیے ٹیک (LETTER OF CREDIT) کھولنا ضروری ہوتا ہے، اور بغیر سود کے اس کا کھلنا ممکن نہیں ہے۔

جواب۔ یہ صحیح ہے کہ موجودہ حالات میں افراد اگر دوسرے ممالک سے تجارت کرنا چاہیں تو ان کے  
رستے میں کچھ نہ کچھ مشکلات ہیں۔ لیکن یہ مشکلات اسی وقت تک ہیں جس وقت تک ملک کی حکومت  
آپ کی پشت پناہی نہ کرے اور خود بھی اپنی خارجی تجارت میں سود سے بچنے کی جدوجہد نہ کرے۔ لیکن اگر  
حکومت مختلف ممالک سے غیر سودی بنیادوں پر معاہدے کرنے کی کوشش کرے، اپنے ملک کے اندر  
بھی غیر سودی مالی نظام قائم کرے اور بیرونی ممالک میں اپنے تاجروں کی ادائیگیوں میں بھی خود سے تو تمام  
مشکلات کا حل باسانی نکالا جاسکتا ہے۔

سوال۔ کیا ایک اسلامی حکومت غیر ملکی سرمائے کو سود پر ملک میں لگانے کی اجازت دے سکتی  
ہے؟ اجازت نہ دینے کی صورت میں ملک کی صنعتی ترقی ترک نہیں جائے گی؟

جواب۔ اسلامی حکومت میں کسی مسلم یا غیر مسلم کسی ملکی یا غیر ملکی سرمایہ دار کو سودی کاروبار کی قطعاً  
اجازت نہیں دی جاسکتی۔ اگر ملک میں سود کو بند کر دیا جائے تو غیر ملکی سرمایہ خود بخود بھاگنا شروع کر دے گا۔  
یہ چیز انشاء اللہ ہمارے حق میں مفید ہی ہوگی۔ جہاں تاریخ میں کوئی مثال ایسی نہیں ملتی کہ کسی ملک نے غریبی  
سرمائے کے بل پر ترقی کرنے کی کوشش کی ہو اور وہ اٹا مزید بھیندوں میں مدت، ہارے دراز تک نہ پھنس گیا  
ہو۔ ہمیں اپنے ملک ہی کے سرمائے سے تجارتی اور صنعتی نشوونما کی جدوجہد کرنی چاہیے۔